بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-23

اس عظیم مہینے میں قرآن مجید کے پیارے الفاظ اور خوبصورت انداز بیان پر غور و فکر کا درس جاری ہے۔ پچھلے درس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قرآن مجید میں تیسری قسم کی آیات کے تعلق سے چند باتیں کی تھیں آج کی نشست میں جہاں پر رکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ صحابہ کی وفات کے بعد امت پر صحابہ کیا حق ہے، اللہ تعالی کے اس پیارے فرمان پر رکے تھے:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴿١٣٧﴾﴾ [البقرة: 137]

پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں بعد میں آنے والے یعنی ہمارے لیے اپنے رب کی طرف سے کیا حکم ہے؟

آیئے دیکھتے ہیں:

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ

پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو (یعنی بعد میں آنے والوں کا ایمان اور عقیدہ صحابہ کے ایمان اور عقیدے جیسا ہونا چاہیے اس معاملے میں مخالفت کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ اس مسئلے کا تعلق دین اسلام کی اساس اور ایمان کے اصول سے ہے) اِن کا حرف شرط کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی

صحابہ کے بعد میں آنے والوں پر یہ لازم ہے کہ وہ صحابہ کی اتباع کریں ایمان اور عقیدے کے امور میں۔ پھر فرمایا کہ اگر ایسا کریں گے تو جواب شرط ہے:

فَقَدِ اهْتَدَوا: یقیناوہ ہدایت پاگئے، یعنی ہدایت یافتہ ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بعد میں آنے والوں کی ہدایت کو صحابہ کے ایمان اور عقیدے سے جوڑ دیا ہے۔

اور اگر وہ اس سے منہ موڑلیں تو وہ شدید مخالفت میں پڑ جائیں گے، اس لیے فرمایا:

وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ

اور اس جملے میں بھی ان شرط کے حرف کے ساتھ انکے اختلاف کو صحابہ کے ایمان اور عقیدے سے دوری اختیار کرنے کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ اور اسکے ساتھ یہ سخت وعید بھی بہترین انداز میں بیان کی ہے:

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ:

پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا

جبکہ آیت کی ابتدا میں بات صحابہ کی ہو رہی تھی اور اب ضمیر مخاطب کو تبدیل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا، یعنی جو بھی صحابہ کی ایمان اور عقیدے کے امور میں مخالفت کرے گا ان دو بڑی سزاؤں کا حقدار ہو جائے گا نعوذ باللہ، ایک تو شدید آپسی اختلافات اور دوسرا اللہ تعالیٰ اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو بھی ان مخالفت کرنے والوں سے کافی ہو جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اتباع کا حق صحابہ نے ہی ادا کیا ہے انکی مخالفت حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے مترادف ہے۔

اور جب مخالفت کرنے والے یا تو اپنی زبانوں سے مخالفت کرتے ہوئے صحابہ کی برائیاں کرتے ہیں یا دل میں ہی بغض و نفرت کرتے ہوئے انکے خلاف سازشیں کرتے ہیں، اسی لیے فرمایا:

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ:

یعنی مخالفت کرنے والے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ خوب سنتا ہے اور جو دلوں میں چھپاتے ہیں وہ بھی خوب جانتا ہے، تاکہ صحابہ کی مخالفت کرنے والے اور ان سے بغض و نفرت کرنے والے تمام لوگ یہ اچھی طرح جان لیں کہ انکو اللہ ہی کافی ہے اور وہ اللہ تعالی کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے۔ نعوذ باللہ من الخذلان۔

صحابہ کی وفات کے بعد امت پر صحابہ کا کیا حق ہے، ہمارے اوپر انکا کیا حق ہے ؟

اس آیت کریمہ میں اس زمانے کے لوگوں اور بعد میں آنے والوں پر ایمانیات اور عقیدے کے اصول میں صحابہ کی اتباع کرنا لازمی ہے اور اسے ہدایت کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے، کہ کسی کے لیے بھی ہدایت اسکے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

آج کے درس میں اتنا کافی ہے ان شاءاللہ تعالیٰ اگلے درس میں اسی موضوع کے تعلق سے کہ صحابہ کی وفات کے بعد امت پر صحابہ کا کیا حق ہے، ہمارے اوپر انکا کیا حق ہے ؟ اور تیسری قسم کی کچھ مزید آیات بیان کریں گے۔

واللہ أعلی و أعلم۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کا حق ادا کرنے اور اس میں غور و فکر کرنے کی اور صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، توحید اور سنت اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہر وبا، فتنے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-23) سے لیا گیا ہے۔